اسلامی تحریکیں: ماضی اور حال

معیشت و سیاست کے محاذ پر

خلیل احمد حامدی

سوڈان میں

افریقہ کا اسلامی گیٹ وے سوڈان ہے۔ سوڈان میں اسلام کا داخلہ دعوت و تبلیغ کے ذریعے ہوا۔ اس طرزِ انقلاب کو مزید ترقی ہوئی اور سوڈان کی حدود عبور کرتے ہوئے مخلص مبلغین اور پاکیزہ کردار اولیا کے جلو میں اسلام کی شعاعیں اندرونِ افریقہ (چاڈ' نائیجر' نائیجریا' وسطی افریقہ) تک نور افگن ہو گئیں اور سیاہ فام دنیا جوق در جوق دامنِ اسلام سے وابستہ ہوتی گئی۔ نہ صرف وسطِ افریقہ' بلکہ مغربی افریقہ کے کناروں تک اسلام کا سیلِ رواں بہنے لگا۔ مہدی سوڈانی کی تحریک وہ آخری کوشش تھی جس نے سوڈان کے اسلامی تشخص کی حفاظت کی۔ اس کے بعد انگریزی استعمار آ گیا جسے ۱۹۵۶ میں اپنا بوریا بستر گول کرنا پڑا۔

خیال تھا کہ آزادی کے بعد سوڈان میں اسلامی نظام کا قیام عمل میں آئے گا' مگر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ وہاں سیاسی اور عسکری حکومتیں یکے بعد دیگرے برسرِ اقتدار آتی رہیں۔ سیاسی حکمرانوں میں اسماعیل ازہری اسلامی دستور کا وعدہ کرتے رہے' مگر عملدرآمد نہ کر سکے۔ عسکری حکمرانوں میں جعفر نمیری (۱۹۷۳ تا ۱۹۸۸) نے اشتراکیت کے بعد اسلام کی طرف رخ کیا' پھر خود ہی اس سے انحراف کر لیا۔ یوں سوڈان ' پاکستان کی طرح اسلام اور سیکولرزم کی کشمکش کا میدان بنا رہا۔ جون ۱۹۸۹ میں جنرل عمر حسن بشیر کی قیادت میں سوڈان میں فوجی حکومت قائم ہو گئی۔ چونکہ جنوبی سوڈان میں جارج قرنق کی بغاوت کامیابی کو چھو رہی تھی' تمام عیسائی طاقتیں اس کی پشت پناہی کر رہی تھیں' سیاسی حکومت حالات پر قابو پانے سے عاجز آ رہی تھی' اور قریب تھا

کہ جنوبی سوڈان علیحدہ ہو جائے اور سوڈان کا عظیم ملک تاریخ کے بہت بڑے حادثے سے دو چار ہو جائے' چنانچہ جنرل عمر بشیر اور سوڈان کی اسلامی تحریک نے یکایک حالات کو ہاتھ میں لے لیا اور یوں سقوطِ جنوب کے حادثے سے سوڈان بچ گیا۔

جنرل عمر بشیر اور اس کے رفقا اور اسلامی تحریک کے مابین اس بات پر اتفاق ہو چکا ہے کہ سوڈان کو اقتصادی لحاظ سے خود کفیل' سیاسی لحاظ سے مکمل خود مختار اور مذہبی لحاظ سے اسلام کی تجربہ گاہ بنایا جائے۔ ان تینوں امور میں سوڈان کی موجودہ انقلابی حکومت نے ۴ سال کے عرصے میں حیرت انگیز کارکردگی دکھائی ہے۔ یہاں اس کارکردگی کی تفصیلات بیان کرنے کا موقع نہیں ہے۔

اقتصادی لحاظ سے سوڈان اس حد تک خود کفیل ہو چکا ہے کہ اسے خوراک باہر سے درآمد کرنے کی ضرورت نہیں رہی' حالانکہ سوڈان آزادی سے لے کر ۱۹۸۹ تک ۸۰ فیصد خوراک (گندم' گھی اور شکر) امریکہ سے لے کر کھاتا تھا۔ اس گداگری نے اس کی خودی پامال کر کے رکھ دی تھی۔ اب سوڈان کے پاس یہ تمام اشیا اس قدر وافر ہیں کہ وہ برآمد کر رہا ہے۔ لباس اور دیگر ضروریاتِ زندگی کا بھی یہی حال ہے۔ مشہور مثل ہے کہ جس کے اختیار میں اپنی روٹی نہیں ہے' اس کا فیصلہ بھی اس کے اپنے ہاتھ میں نہیں ہے۔ روٹی میں خود انحصاری دوسروں کی درگاہ سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سوڈان اب امریکہ یا کسی اور طاقت کا محتاج نہیں ہے' اور اپنی پالیسیوں میں خود مختار ہے۔ سوڈان کو مکمل اسلامی ریاست بنانے کے لیے بھی موجودہ حکومت ٹھوس اقدامات کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں وہ قانون کے استعمال سے زیادہ تربیتی وسائل سے کام لے رہی ہے۔ تعلیم' صحت' ابلاغِ عامہ اور قومی رہنمائی کے تمام ادارے منکرات کے استیصال اور معروفات کی ترویج میں لگے ہوئے ہیں۔ قوم کے اندر جہاد کی روح بیدار کی جارہی ہے اور "پیپلز ڈیفنس" کے نام سے قوم کے تمام طبقوں کو عسکری' روحانی اور اخلاقی تربیت دی جا رہی ہے۔ اسلامی بنکوں کے ذریعے پسماندہ طبقوں کے لیے کاروبار کھول کر بے روزگاری کا خاتمہ کیا جا رہا ہے۔ سوڈان کی زمین انتہائی زرخیز ہے' مگر صدیوں سے غیر آباد چلی آرہی ہے۔ اسے ہنگامی اصولوں پر آباد کر کے بنجر سوڈان کو لہلہاتے کھیتوں میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ تین کروڑ کی آبادی والے ۹ صوبوں کے ملک میں ۲۳ یونیورسٹیاں قائم کر دی گئی ہیں اور تعلیم کا جال بچھا دیا گیا ہے۔

دورِ حاضر میں سوڈان وہ خوش قسمت ملک ہے جس نے اسلامی نظام کے قیام میں دوسرے